ہفتہ وار نُور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۰ | مطبوعہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ۱۱/
اضلاع پنجاب و نجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ۱۲/
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ۱۲/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجایگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجایگی +

ایڈیٹوریل

ہم نہیں جانتے۔ کہ ہم اپنے منصب ہمعصر عام کے ہمکو ذہن نشین کر سکتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں بلکہ راستی اور سلامتی اور روح القدس سے خوشی ہے"۔ رومیوں ۱۴-۱۷۔ ہمعصر موصوف کی اسی سمجھ پر ہمکو زیادہ تعجب نکرنا چاہئے کیونکہ یہہ بات

عام مشہور ہے کہ ہندوں کا مذہب روح و راستی پر نہیں۔ بلکہ صرف کھانے پینے پر منحصر و موقوف ہے۔ اسی قیاس پر وہ مسیحی مذہب کی نسبت بھی اگر ایسا گمان کریں کہ عیسائی لوگ کسی ہندو وغیرہ کو اپنا کھانا اس مقصد سے۔ دھوکے یا زبردستی کے ساتھ کھلا دینا چاہتے۔ کہ ایسا کرنے سے کھانیوالا شخص عیسائی ہو جائیگا۔ تو کچھہ تعجب کی بات نہیں ہے۔ اسی خام خیالی کے جوش میں آپ نے قصۂ چند نامی ایک ہندوستانی کا ذکر اپنے ۹ جولائی کے پرچہ میں لکھا ہے جسنے ملک آسٹریلیا میں کسی اپنے ہموطن کو قتل کر ڈالا تھا۔ جسپر اُسکو پھانسی کا حکم ہوا۔ آپ لکھتے ہیں کہ "اُسکو کچھہ اور مہلت دیئے جانیکا حکم ہوا تاکہ عیسائی ہو کر مرے۔ اس سے یہہ غرض تھی کہ اُسکی روح بہشت میں ناک کی سیدھ دہندو بہشت میں پہنچے کی سیدھ جانا چاہتے ہونگے بلا روک ٹوک چلی جائے۔ چونکہ یہہ شخص جیلخانہ میں اسلئے کھانا نہ کھاتا تھا کہ وہ انگریزوں کا پکایا ہوا ہوتا تھا دیکھا خوب! کھانے سے تو اسقدر پرہیز تھا۔ مگر اپنے ہموطن کو قتل کرنے سے پرہیز نہ کی۔ کیا اچھا مذہب ہے) بذریعہ پیپ کے اُسکے معدہ میں

شوربا اور گوشت پہنچایا جاتا تھا صاحب عام کی سمجھ میں یہہ اُسکو عیسائی بنانے کے لئے کیا جاتا تھا۔ افسوس اس سمجھ پر۔ ہمعصر کو لازم ہے کہ وہ پہلے عیسوی عقاید سے واقفیت حاصل کرے۔ اور بے جانے بوجھے ایسی باتیں لکھ کر اپنی اولڈ فیشن کی ہندوئیت کو نادانی کا مصدر نہ بناوے۔ آگے چلکر آپ لکھتے ہیں کہ "عیسائی لوگ تو ہم لوگوں پر طعن کرتے ہیں مگر یہہ اُنکی تیز عقل کیسے قبول کرتی ہے۔ کہ ایک گنہگار کا پادری کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرکے بخشوانا گناہوں کو صابن کیطرح دھو ڈالتا ہے"۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آپ نے یہہ کیونکر معلوم کیا کہ عیسائی ایسی واہیات بات کے قایل ہیں۔ کہ کسی پادری کے سامنے گناہوں کا اقرار کرنا اور بخشوانا گناہوں کو صابن کیطرح دھو ڈالتا ہے؟ شاید کسی رومن کیتھولک عیسائی نے ایسا فرکیا ہو جس سے آپنے اس بات کو جمہور مسیحی کا عقیدہ اپنے خیال میں سمجھ لیا ہوگا۔ گناہ کو دھو ڈالنے کی طاقت صرف مسیح کے بیش قیمت اور پاک لہو میں ہے۔ جو گنہگاروں کے لئے کفارہ میں گذرانا گیا۔ جسپر سچے عیسائی اپنا ایمان رکھتے ہیں۔

اور کسی پادری کے سامنے گناہوں کا اقرار اس اُمید پر کرنا کہ وہ ہمارے گناہ بخشوائیگا محض نادانی کی بات ہو۔ آپ عیسائی مذہب کی باتوں میں محض کم فہم اور نادان معلوم ہوتے ہیں۔ اسلئے اپنی زبان کو بند رکھیں تو بہتر ہو۔ نتیجہ چند خالی کا اور آپ کو پیٹ کا دھرم مبارک ہو۔ ہم تو ایسے دھرم کو سلام کرتے ہیں۔ جو خون چوری زناکاری جھوٹ فریب سے تو اسکا بال بھی بانکا نہ ہو۔ مگر ذرا سے کسی غیر مذہب والے کے ہاتھ سے چھوئی چیز کھا لینے پر معدوم و مفقود ہو جائے *

مدراس پروگریس میں سموئیل سمتھ سکوائر ممبر پارلیمنٹ کا ایک مضمون بعنوان "مذہب عقلی اور معجزات" شایع ہوا ہو جسکا ہم ترجمہ و خلاصہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ کیونکہ مضمون مذکور طویل اور مدلل ہو۔ ایک ہی پرچہ میں سب کو شایع نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرا حصہ آیندہ پرچہ میں درج کیا جائیگا * ایڈیٹر

(ترجمہ)

ریشنلزم مذہب عقلی اور معجزات

از مسٹر سموئیل سمتھ ایم پی

مسیحیت کے لئے انکی اُمیدوں کی عظمت سے ایک دلیل ملتی ہو"

مسیحی مذہب کے حق میں ایک معقول دلیل اُن اُمیدوں کی عظمت سے حاصل ہوتی جنہیں وہ بنی آدم پر ظاہر کرتا ہو"

ان تمام مذہبی طریقوں میں سے جنمیں انسان نے پرستش کی ہو صرف یہی ایک ہو۔ جو حیات ابدی کی مبارک اور یقینی اُمید دے سکتا ہو۔ بت پرست مذاہب آیندہ حالت کی نسبت صرف ایک دھندلی سی پیش خبری رکھتے تھے۔ "آیندہ زندگی کی نسبت ایک تاثیر بخش ایمان و اعتقاد کے شعراء کے لئے ایک مضمون ہی زیادہ تر تھا۔ اور یہہ مسئلہ فیلسوفوں کے نزدیک بھی ایسا بے قیام تھا۔ کہ وہ صداقت جس کا اظہار پاک نوشتے کرتے ہیں۔ یعنی زندگی اور بقا انجیل ہی سے روشن و ظاہر ہوئی ہیں۔ جبتک کہ مسیح کی قیامت نے موت کے پھاٹکوں کو کھول نہ دیا۔ غیر اقوام کے درمیان آنیوالی زندگی کی نسبت کوئی یقینی اعتقاد نہ تھا۔ اور یہودیوں کے درمیان بھی یہہ صرف ایک ضعیف اعتقاد تھا۔" اُسوقت سے اب تک جہاں کہیں مسیح کی انجیل کی خوشخبری پہنچی ہو۔ زندگی اور بقا کی منادی کی گئی ہو۔ "آیندہ حالت کی نسبت مسیحی الہام انسانی خیال کی تصویروں سے کسقدر زیادہ افضل و اعلیٰ ہو؟ ورجل کے الیسین فیلڈز۔ یا محمد کے نفسانی بہشت کا مکاشفات کے نئے یروسلم کے ساتھ مقابلہ کرو۔ مقدم الذکر میں ہم تروجن کے بہادروں کو سایہ دار درخت زاروں کے درمیان۔ اُن اگلے کھیلوں میں مشغول۔ اور اُن گھوڑوں اور اسلحہ میں دل بہلاتے ہوئے پاتے ہیں جنسے وے اس زمین پر لڑائی کرتے تھے۔ محمدی بہشت اُن بت پرست خیالات سے بھی پست ہو۔ کیونکہ وہ ایک بڑا ہی نفسانی عیش و عشرت کا بہشت ہو۔ جہاں سب طرح کی جسمانی خواہشات ایک مبالغہ آمیز مقدار پر پوری کیجاتی ہیں۔" لیکن کان لگا کر سنو کہ پطمس کے ناظر نے مسیحی کے مکان کو بحالت جلالی کیسا دیکھا۔ "اور مجھ یوحنا نے شہر مقدس نئے یروشلیم کو آسمان سے دولہن کی مانند جسنے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا آراستہ خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا۔ اور میں نے بڑی آواز یہہ کہتی آسمان سے سُنی کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہو۔ اور وہ اُنکے ساتھ سکونت کریگا۔ اور وے اُسکے لوگ ہونگے۔ اور خدا آپ اُنکے ساتھ اُنکا خدا ہو گا۔ اور خدا اُنکی آنکھوں سے ہر آنسو پونچھے گا۔ اور پھر موت نہ ہو گی۔ اور نہ غم اور نہ نالہ۔ اور نہ دُکھ ہو گا۔ کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئی ہیں۔" مکاشفات ۲۱-۲ سے ۴ تک۔ اور پھر "وہ مجھے روح میں بڑے اور اونچے پہاڑ پر لیگیا۔ اور بزرگ شہر مقدس یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا۔ اُسمیں خدا کا جلال تھا اور اُسکی روشنی سب سے بیش قیمت پتھر کی مانند اس یشم کی سی تھی جو بلور کیطرح شفاف ہو..... اور میں نے اُسمیں کوئی ہیکل نہ دیکھی کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق اور برہ اسکی ہیکل ہیں۔ اور شہر سورج اور چاند کا محتاج نہیں کہ اُسمیں روشنی دیویں۔ کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہو۔ اور برہ اُسکی روشنی ہو۔ اور وے قومیں جنہوں نے نجات پائی اُسکی روشنی میں پھرینگی۔ اور زمین کے بادشاہ اپنا جلال اور عزت اُسمیں لاتے ہیں۔ اور اُسکے دروازے دن کو بند نہ ہونگے۔ کیونکہ رات وہاں نہ ہو گی۔ اور وے قوموں کے جلال اور عزت کو اُسمیں لاوینگے۔ اور کوئی چیز جو نفرتی یا ناپاک اور جھوٹ ہو اُسمیں در نہ آویگی مگر صرف وے ہی جو برّے کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔" مکاشفات ۲۱-۱۰ سے آخر تک۔ صحیفۃ الالہام کے علاوہ ہم اسکی مانند اعلیٰ خیالات کہاں پائینگے؟ انسانی روح کو سرفرازی بخشنے کے لایق ایسی اُمیدیں ہمکو کہاں ملینگی؟ منجملہ مذاہب صرف مسیحی مذہب ہی نے اس مُردہ ہڈی خانہ کو اُسکے خوف اور دہشتوں سے خالی کیا۔ اور ایماندار شخص کو یہہ کہنے کے قابل بنا دیا ہو۔ "اے موت تیرا ڈنک کہاں ہو؟ اے قبر تیری فتح کہاں ہو؟" ان پُرخوشی اُمیدوں کے ساتھ اس ضعیف اور افسردہ روشنی کا مقابلہ کرو جو تعلیم تصوف قبر پر ڈالتی ہو۔ وہ قبر کی قیامت کو نظرانداز کرتی۔ کیونکہ وہ اپنا نظام بغیر اسکے پورا خیال کرتی ہو۔ وہ اپنی بقا کی اُمیدوں کو آیندہ

حالت کی بابت اُن دھندلی انکلوں پر قایم کرتی ہو جو عقل اور نیچر کی روشنی دیسکتی ہو۔ لیکن اس تھرتھراتی ہوئی نہی دست وتنہا قریب الانتقال جان کو کچھ تسلی نہیں بخش سکتی جو اس قدوس کے حضوری میں جسکی آنکھیں بدی پر نظر نہیں کر سکتیں کھڑی ہونیوالی ہو۔، وہ اُس زیربار ضمیر کے لئے کوئی بچانیوالا پیش نہیں کر سکتی۔ جو گذشتہ زندگی کے تمام اعمال کو اس منصف کے حضور میں جس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی ظاہر ہونے سے پیچھے ہٹتا ہو۔، وہ خدا کے رحم پر ایک علی العموم بھروسا رکھنے کی ترغیب دیتی ہو۔ لیکن مرنیوالی جان اپنے سہارے کے لئے کسی زیادہ تر مضبوط شی کی محتاج ہو۔ وہ خدا کے کسی یقینی کلام کی خواہش رکھتی ہو۔ اور یہہ بجز مقدس نوشتوں کے کہیں نہیں مل سکتی ہے۔، وہ تسلیاں جو انسانی فلاسفی مرنیوالے شخص کے پیش کر سکتی ہو۔ بمقابلہ ان وزندار کلمات کے جو مُلہم دانائی نے ثبت کراۓ ہیں۔ نہایت کمزور اور ضعیف ہیں۔: ہمارے مذہب کی قدر وقیمت بہ نسبت ساعت موت کے اور کہیں بہتر امتحان نہیں کی جا سکتی ہو۔: کتنے کبھی کسی مرتے ہوئے مسیحی کو اپنے مذہب سے پچھتاتے سُنا ؟ کتنے کبھی ایسے شخص کو جسنے مسیح کو نہایت پیار کیا۔ اور بخوبی اُسکی خدمت کی ہو افسوس کرتے معلوم کیا ؟ کیا تصوف کے کسی معتقد کی نسبت ایسا کہا جا سکتا ہو ؟ والٹیر روزیو اور ثامس پین اور اس بیدرو ملحد ڈیوڈ حیوم کے بھی اخیر گھنٹوں کی بابت ہم نے عجیب حکایتیں سُنی ہیں۔: ہم کو شک ہو کہ مسیحیت کے اکثر مخالفوں نے ابدیت کے کنارہ پر کھڑے ہوئے۔ اپنی گذشتہ زندگی پر اطمینان اور دلجمعی کے ساتھہ نظر کی ہو۔ اور اگر اُنکو موت سے فرصت ملے تو پھر ویسی ہی زندگی بسر کرنیکو پسند کیا ہو۔: ہمیں یقین ہو کہ انمیں سے اکثر مرتے ہوئے مسیحی کی مطمئین حالت دیکھکر اپنی حالت وقسمت کو بخوشی بدل لینا چاہتے ہ۔ (باقی داشتہ)

تعصب اسکو کہتے ہیں

معزز ہمعصر تہذیب لکھنؤ نے مدرسہ اسلامیہ لکھنؤ کی روبتنزل حالت پر ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہو کہ باوجود یکہ مجتہد العصر سید ابوالحسن عرف سید بچھن صاحب کے بڑے بھائی عربی کے اعلی مدرس اور بڑی بھاری تنخواہ پر معین کئے گئے۔ لیکن انہیں بوجوہ ناپسند ہوا۔ کہ جس جگہہ انگریزی پڑھائی جاتی ہو وہیں عربی بھی پڑھائی جائے!!! چنانچہ اُنہوں نے چندروز ہوئے عربی کے لئے مدرسے کے قریب ایک اور مکان کرایہ پر لے۔ اُسمیں عربی مدرسہ قرار دیا گیا۔، یہہ مجتہد صاحب اور اُنکے بھائی بھی جنکا یہہ کرتوت ہو شیعہ ہیں۔، ہماری سمجھہ میں بہ نسبت فرقہ سنت جماعت کے شیعہ فرقہ والے زیادہ متعصب اور پُرحرارت ہیں۔ اور اسیوجہہ سے زمانہ حال کے علوم مروجہ میں وہ سب سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور جبتک اُنکا تعصب کم نہ ہو کوئی اُمید ترقی اس فرقہ کے لوگوں کے حق میں ہرگز نہیں کیجا سکتی ہو۔، تہذیب کا یہہ لکھنا درست معلوم ہوتا ہو کہ ”عربی کا اچھے سے اچھا شاف صرف ڈیڑھ سو روپیہ سے قایم ہو سکتا ہو۔ لیکن انگریزی کے محمدہ معلم کے لئے شاید تین سو روپیہ ماہوار بھی بدقت کافی ہونگے۔ خدا نے عربی کو ایسی ذلت دیدی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہم پر اس طریقہ سے خدا کا غضب نازل ہوا ہو“ مجتہد صاحب کے بھائی جو معہ شاف ڈھائی سو روپیہ پاتے ہیں اپنے حصّہ میں سے پچاس روپیہ کم نہ کریں تو بقول مہذب اسی بحث میں یہہ مدرسہ ٹوٹ جائیگا +

پنڈت اگنی ہوتری صاحب کیطرف سے انگریزی رسالہ موسوم بہ ”فرودرچوانیڈ اٹلامنٹ آف دی آریہ سماج“ جو گویا اُنکے پہلے رسالہ ”پنڈت دیانند انویلیڈ“ کا جواب الجواب ہو۔ دفتر نورافشاں میں موصول ہوا۔ مگر چونکہ بوجہہ ناسازی طبیعت ہمکو تاحال اسکے پڑھنے کا وقع نہ ملا ہم اسکی نسبت اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر اتنا ضرور کہینگے کہ دیانند انولیڈ کی تردید میں جو کچھہ ابتک دیانندی اخبارات میں لکھا گیا بمقابلہ اُن شہادتوں کے جو دیانند صاحب آنجہانی کے حق میں اُنکے واقفان حالات اندرونی وبیرونی کیطرف سے لکھی گئیں نہایت کمزور اور کم وزن معلوم ہوا۔، دیانندی صاحبان کا یہہ کہکر معذور ہونا کافی نہیں کہ پنڈت دیانند اُن فالیبل (بیخطا) نہیں تھے۔ اور مثل دیگر انسانوں کے سہو وغلطی میں مبتلا ہو سکتے تھے۔، بلکہ انکے ولی عقائد اور کانشنس کا غیرمستقل ہونا دیانندی تحریک کی بنیاد کو بے ثبات ظاہر کرتا اور انسانی ایجاد کردہ مذاہب میں دیانندی فرقہ کو جگہہ دیتا ہو +

مسیحی معجزات کے بیانمیں

لیکن آخرکار مسیح کے معجزات مسیحی نظر سے۔ ہیوم کے بیان کے معنی میں ”خلاف تجربہ“ نہیں ہیں۔ اور اسلئے وے اُسکی دلیل سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں۔: ہم کو معجزات کی نسبت یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ وے شاذ ونادر بے مقصد اتفاقی واقعات ہیں۔: ہمکو ضرور یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وے مسیح کے تجسم۔ اور اُسکی رسالت کے ساتھہ۔ کہ الٰہی نجات دہندہ۔ اور دنیا کے آخرین مذہب کا بانی ہو۔ ایک زندہ اور لازمی علاقہ رکھتے ہیں۔، وے اُس کے آسمانی اختیار کی مناسب سندیں اور اس نئے مذہب کا ضروری حصہ ہیں۔: لہٰذا مسیحی معجزات کی حالت بالکل بینظیر ہو۔: وہ انسانی تجربہ کی تواریخ میں مطلقاً بیمثل رہتی ہو۔: ہم اپنی اس دُنیا کے اندر ایسے ایک مذہب کے داخل ہونے اور ایسے ایک شخص کی آمد کا کوئی ”تجربہ“ کسیقدر بھی نہیں رکھتے ہیں۔: ہم کچھہ زیادہ تر

"تجربہ" ایسی بات کی بابت بہ نسبت دُنیا کی پیدایش کے نہیں رکھتے ہیں۔ چونکہ گذشتہ وقت میں ہر ایک امر مذکورہ کی صرف ایک مثال ہو۔ پس نہیں کہا جا سکتا ہو۔ کہ ہم ایک کی۔ یا دوسری کی نسبت کوئی "تجربہ" رکھتے ہیں۔ ہمارا "تجربہ" نہیں بتلا سکتا کہ دُنیا کی پیدایش کے وقت حرکت کا کونسا طریقہ ہونا یا نہ ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس مقدمہ کی نسبت ہمکو ہرگز کوئی "تجربہ" نہیں ہوا ہو۔ پس یہہ کہہ کر پیدایش کے وقت یہہ یا وہ ماجرا تھا۔ "تجربہ کے خلاف" نہیں ہو سکتا ہو۔ اسی طرح میں ہمارا "تجربہ" ثابت نہیں کرتا کہ مسیحیت اور مسیح کی آمد کے وقت معجزوں کا ہونا یا نہ ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ ہم کوئی "تجربہ" کسیطرح کا بھی۔ ایسے مذہب کے دُنیا میں داخل ہونیکی نسبت نہیں رکھتے ہیں۔ یا یوں کہیں کہ "تجربہ" ہیتوم کے معنی میں اس مقدمہ میں حقیقتاً کچھہ نہیں کہہ سکتا ہو۔ جو ایسے اتفاق میں معجزات کو نامعتبر ثابت کر سکے +

(باقی داشتہ)

مُراسلات

ایڈیٹر نورافشاں کی خدمت شریف میں۔ بعد ما وجب:-

دفعہ ۱۔ وہ جو ایم منظر صاحب ۲ ماہ حال کے نورافشاں میں فرماتے ہیں کہ انکار نظرتی سے اگر بائبل کو ملقب کیا جائے تو کیا نقصان۔ میرا جواب یہہ ہو کہ تب وہ الہامی نہیں ہو سکتی گو حق ہی ہو اسلئے کہ انکار نظرتی وہ ہو کہ جسمیں دیکھنا اور دکھانا کلی متعلق اشیاء نظرتی کے ہو اور الہام وہ کہ جسمیں کچھہ دخل قدرت یا علم خالق بجید کا بھی ہو +

دفعہ ۲۔ پھر وہ جو ایم صاحب فرماتے ہیں کہ ضرورت مطلقہ از قسم صفات کچھہ نہیں الا کلمہ تعریف توصیف کا محض ہو۔ اسپر میرا سوال یہہ ہو کہ کس شی کی تعریف و توصیف کا جیسا کہ اس اصطلاح میں تعلق غیر کا عیاں ہو؟ اگر کہو کہ ضرور الوجود کی یہہ تعریف و توصیف ہو تو یہہ شرح اصطلاح متنازعہ تو کچھہ نہ ہوئی مگر تکرار ضرورت ضرور الوجود کا ہی حرف ہوا پس یہہ ضرورت صفت ہوئی یا توصیف اسکا انصاف خود فرمالیں۔ کینٹ ایک عمیق سوچنے والا فلاسفر جرمنی کا ایبسولوٹ یعنی مطلق کو اسلئے بجید کہتا ہو کہ وہ کچھہ ایسی شی ہو کہ جسکو حد کوئی نہیں لگا سکتا۔ ڈاکٹر ساموئیل کلارک ایک دوسرا بڑا فلاسفر انگلنڈ کا اس ضرورت کو انٹی سیڈنٹ کاز یعنی سبب اولی یعنی بنیاد ضرور الوجود ٹھہراتا ہی۔ پس میرا اسکو صفت اور بنیاد کہنا کچھہ غلط خیال نہیں مگر ایم صاحب ناحق اسپر حملہ کرتے ہیں +

دفعہ ۳۔ پھر یہہ فرمانا ایم صاحب کا کہ اللہ تعالی ہر شی کو حدود زمان و مکان سے خارج رکھہ سکتا ہو ہمارے قیاس کے خلاف ہو کیونکہ جو ہم اسی شی کو کہہ سکتے ہیں جو کبھی ہو اور کہیں ہو۔ زمان و مکان نہ تو قابل خالقیت کے اشیا ہیں اور نہ مخلوقیت کے تاہم شروط ضروریہ ہستی ہر خلاو ملا کی البتہ ہیں اور مسکن ضرورت مطلقہ نیز کہ جسکے باعث بجد رہتے۔ تقسیم شی فرد محدود کو بجد اور بجد کو محدود و بناتی ہو لہذا لا ممکن مطلق ہو الا تغرلیق فرد ات مرکب ممکن ہو +

دفعہ ۴۔ ایم صاحب جیسا عدم میں جانا کسی وجود کا ناممکن مانتے ہیں ویسا ہی عدم سے آنا کسی وجود کا بھی ممکن نہیں مان سکتے اسلئے کہ یہہ ہر دو امر فی نفسہ مساوی ہی ہیں پس صفت خالقہ کے وجود کا انکو انکار صاف ہو اور اتفاق سے حدود خاص میں بنے ہر شی کے سے اقرار لاحد وجودی شی محدود الوجود کی کو خواہ وہ اندھے سبب اتفاق کے وسیلے مانیں یا کسی دانا سبب کے وسیلے ہر گز ضرور الوجود نہیں ٹھہرا سکتے کیونکہ ضرور الوجود معلوم کسی سبب کا نہیں ہو سکتا اور قید حد اور اطلاق ضرورت میں نقیض صریح ہو +

دفعہ ۵۔ ایم صاحب نہ تو امکان دو شی کے مساوی کشش و ضفیق الحاصل و رآن و اخذ ہونے کے برخلاف کچھہ فرما سکتے ہیں اور نہ صورت مذکورہ میں کوئی سبب متحرک رد یا قبول شی احدے کا بجز خاصہ آزاد ارادہ کے دکھلا سکتے تسپر بھی اپنے صغرا و کبرا بیمعنی سے باز نہیں رہتے جسکا علاج ہمارے پاس کچھہ نہیں۔ نظیراً عرض ہو کہ خدا تعالی کے نزدیک پیدا کرنا اور نہ پیدا کرنا شی مخلوق کا یکساں ہی تھا پھر جو کوئی پوچھے کہ کیوں پیدا کیا تو چاہیئے یہہ تبلائے کہ کیوں نہ پیدا کرتا ورنہ اُسکا سوال غلط ہو +

دفعہ ۶۔ ایم صاحب ساری بائبل میں سے کہیں یہہ دکھلا دیں (۱) کہ عدل کا لحاظ کچھہ نہ رکھکر رحم مخالف عدل سے یا اعمال ناقص انسانی سے نجات کہاں لکھی ہو (۲) اور کہ جبر و قدر کو مساوئین کہاں بیان کیا ہو۔ (۳) اور کہ نجات منحصر بر ایمان کہاں لکھا ہو۔ اگر ایم صاحب بائبل میں ان امور کو نہ دکھا سکیں اور قرآن میں بالتصریح ہم دکھا دیں اور پھر صاحب موصوف ان امروں کو تحقیقیہ صحیح و واجب بھی نہ ٹھہرا سکیں تو ہم تقلیدیہ نہ ہوئے مگر آنجناب ہی ہوئے۔ رحم اچھی چیز ہو مگر صرف بیجا اسکا بھی ظلم بر رحم ہو +

مکرر آنکہ آیندہ اگر کچھہ اعتراض باقی ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ ایک ہی مقدمہ ایک دفعہ میں فیصلہ ہونا چاہئے اسلئے کہ نحیف کو بہت مقدمات کے دفعتاً پہنچنے کی طاقت نہیں +

راقم عبید یا انجم۔ منمقام امرتسر

۱۱ جولائی ۱۸۹۱ء

فادر ڈیمین

"جذامیوں میں کام کرنیوالے"

کے

حالات زندگی کا مختصر بیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۹ جلد ۱۹)

۱۸۷۵ء میں ایک طوفان بہتوں کی جھونپڑیں بہا لیگیا ،، فادر ڈیمین نے اسکی بابت گورنمنٹ کو لکھا ،، گورنمنٹ نے بہت سی شیشم کی لکڑی جھونپڑوں کے لئے بھیجی جتنی جسے درکار تھی۔ درخواست دینے پر اسے ملجاتی تھی۔ بعض نے جو پیسہ والے تھے بڑھئی منگوائے۔ اور جن کے پاس کچھ نہ تھا انکے لئے ڈیمین نے لڑکوں کی مدد سے گھر تیار کئے۔

ڈیمین کوڑھیوں کے درمیان رہتے۔ انکے ناسوروں پر پٹی باندھتے۔ انکے جسم دھوتے۔ اور ضرورت کے وقت انکی قبریں بھی کھودتے تھے۔ لیکن ان سب باتوں سے بڑھکر انہوں نے انپر ایک بڑا احسان کیا اور انکی خدمت کی۔ کہ انہیں روحانی طور پر فایدہ پہنچایا۔ انکی روحانی بیماری کا علاج کیا۔ اور اس غلط خیال کو کہ اس جگہہ کوئی قانون نہیں اور نہ کسی کی حکومت ہے۔ جو انمیں پھیلا ہوا تھا۔ دور کرنے کی بڑی کوشش کی۔

اس جزیرے میں ایک پودھا اُگتا ہے جس کی جڑ سے ایک نشے دار شراب بنتی ہے۔ جب فادر ڈیمین واں گئے تو لوگ اکثر اس شراب کا استعمال کیا کرتے تھے ،، اور مست ہوکر ساری شایستگی و تہذیب کو بالائے طاق رکھکر دیوانوں کیطرح برہنہ پھرتے رہتے تھے۔

فادر ڈیمین نے سارے جزیرے میں پھر کر دھمکیوں اور پیار سے سمجھا بجھا کر سب سے شراب نکالنے کے آلے لے لئے ،، بعض بدمعاش آدمی مجرم گردانے گئے۔ لیکن جب موصوف نے اس شرط پر کہ وہ آیندہ کو اس خانہ خراب کو کبھی منہہ نہ لگاینگے۔ انکو معاف کیا۔

وہ سب پر مہربانی۔ محتاجوں کی مدد اور بیماروں کی ہمدردی کرنے سے گانوں بھر میں ہر دلعزیز ہوگئے۔ ان سب مہربانیوں کے علاوہ وہ انہیں مذہبی تعلیم برابر دیئے جاتے تھے۔ یہانتک کہ سب کوڑھیوں نے اپنی بُری عادتیں چھوڑ دیں۔

فادر ڈیمین انجنیری اور بڑھئی کے کام سے بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے لڑکوں کی مدد سے ایک گرجا بنایا جسمیں ابتک خدا کی پرستش کیجاتی ہے۔

دسمبر ۱۸۸۸ء میں ایک انگریز مسٹر کلفورڈ صاحب جزیرہ ملکائی میں تشریف لیگئے ،، صاحب موصوف جب ہند میں آئے تو کوڑھیوں کے حال میں ایک خاص انٹرسٹ لیتے رہے ،، یہاں ہند میں اُنہیں معلوم ہوا کہ گرجن کے تیل سے (ایک درخت سے نکالا جاتا ہے جو جزایر انڈمن میں بکثرت ہوتا ہے) کوڑھیوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے ،، اسلئے وہ بہت سا تیل لیکر ملکائی میں گئے اور فادر ڈیمین کے لئے بہت سے ہدئے اور تحفے بھی لیتے گئے۔

۱۸۷۳ء میں جب فادر ڈیمین ملکائی گئے تو وہ بالکل تندرست تھے ،، دس برس بعد کوڑھ کے آثار شروع ہوگئے تو بھی وہ بڑی ہمت اور استقلال سے کام کرتے رہے ،، انہوں نے فرمایا کہ مجھے مرنا منظور ہے۔ پر اس جزیرے سے قدم باہر نہ رکھونگا۔

جب مسٹر کلفورڈ نے ڈیمین کو دیکھا تو انکی عمر ۴۸ برس کی تھی ،، وہ ایک بڑے مضبوط آدمی تھے ،، بال ابھی سیاہ ہی تھے ،، انکا چہرہ جو پہلے بڑا خوبصورت تھا۔ اب جذام سے کچھ کچھ بدنما ہوگیا تھا ،، انکی پیشانی پر ورم آگیا۔ ابرؤں کا بھی صفایا ہوگیا تھا۔ ناک بیٹھ گئی اور کان بڑے بڑے ہوگئے تھے ،، ہاتھوں اور جسم سے بیماری کے آثار نمایان تھے۔

قاعدہ کے موافق کوڑھیوں کو بہت درد و تکلیف نہیں ہوتی۔ ملکائی میں مریضوں کی اوسط زندگی چار برس ہے۔ جسکے بعد مرض مہلک ہو جاتا ہے ،، اب کوڑھیوں کی اچھی طرح سے خبر گیری کی جاتی ہے ،، وہ اکثر اپنی جھونپڑیوں کے آگے بات چیت کرتے۔ کھیلتے کودتے۔ اور خوش نظر آتے پائے جاتے ہیں۔

کوڑھیوں کے اقرباؤں اور دوستوں کو گاہے بگاہے انہیں دیکھنے کی اجازت دیجاتی ہے جو انکے لئے بڑی تسلی کا باعث ہے ،، گورنمنٹ نے کوڑھیوں کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ ملکہ نے معہ اپنی بیٹیوں کے جزیرہ کو ملاحظہ فرمایا ہے ،، ہر ایک آدمی کو عمدہ خوراک دیجاتی ہے۔ واں ایک بڑی بھاری دُکان اور دو گرجے ہیں۔

بعض کوڑھی بڑی خوش الحانی سے گاتے ہیں ،، جب مسٹر کلفورڈ گرجے میں گئے تو ہارمونیم ایک (کوڑھی) لیڈی نے بجایا ،، فادر ڈیمین نے ایک بڑی موثر سرمن دی۔ اور دوپہر کو لڑکوں سے سوال و جواب کئے۔

فادر موصوف نے کلفورڈ صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ اتنی دور سے انہیں ملنے آئے ،، انہوں نے اپنی بائبل میں یہہ الفاظ لکھے۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت پرسی کی ،، انہوں نے کلفورڈ صاحب کو ایک چھٹی میں لکھا۔ کہ "میں صلیب کیطرف اپنا راستہ تیار کر رہا ہوں اور جلد اپنے گلگتھا کی بلندی پر ہونگا" انکی آخری چھٹی میں یہہ الفاظ تھے۔ "اپنے لمبے سفر میں تنگ رستے کو نہ بھولو۔ ہم دونوں کو بڑی احتیاط سے چلنا چاہئے۔ تاکہ آخر کار ابدی باپ کے دروازے پر ملیں"۔

ان الفاظ کے لکھنے کے مہینے بعد وہ سخت بیمار ہوئے ،، وہ جانتے تھے کہ موت اُنسے دور نہیں ہے ،، انکے پھیپھڑوں میں درد ہوتا تھا۔ جسکے باعث اُنہیں سانس

لینا مشکل ہو گیا۔ لیکن انہوں نے یہی کہا۔ کہ "خدا کی مرضی پوری ہو۔ میرے تمام ناقص و ناتمام کام اُسی کے ہاتھ میں ہیں (اور) ایشر سے پہلے پہلے میں اپنے نجات دہندہ کی خدمت میں حاضر ہونگا"۔ اسکے تھوڑے ہی دن بعد وہ سچ مچ میں سو گئے۔ اُنکی وصیت کے مطابق وہ اُسی درخت کے تلے دفنائے گئے۔ جہاں اُنہوں نے پہلے پہل جب وہ اس جزیرے میں داخل ہوئے۔ آرام کیا۔ یہہ واقعہ ۱۸۸۹ء میں ہوا ✣

انگلستان میں فادر ڈیمین کی موت نے لوگوں کو اسطرف ایسا متوجہ کیا کہ ایک بڑا بھاری جلسہ کوڑھیوں کی بہتری کے وسایل سوچنے کے لئے منعقد کیا گیا جمیں حضور پرنس آف ویلز (ولیعہد انگلستان پریزیڈنٹ - (میر مجلس) تھے۔ فادر ڈیمین جیسا کام اَور بھی بہت سے مسیحی۔ جو اُسی رُوح سے بھرے ہوئے ہیں کر رہے ہیں۔ بہت سی انگلش لیڈیس یہاں ہند میں آکر کوڑھیوں کے درمیان کام کر رہی ہیں ✣

"سچی عیسویت کے یہہ پھل ہیں"۔

راقم
موہن لعل از امرتسر

خوشخبری و شکر گذاری

آنخداوند میں بہت پیارے ایک دوست کے نوازشنامہ نے جو مجھکو جنڈیالہ ضلع امرتسر کی مسیحی جماعت کی برادرانہ محبت اور فیاضی کی یہہ خوشخبری دیکر بندہ کو نہایت شکر گذار کیا۔ خوشخبری یہہ ہی کہ جنڈیالہ میں بھی ایجوکیشنل کمیٹی قایم ہوئی۔ اور فنڈ جمع کیا ہو۔ جس سے غربا اور مسکین مسیحی اطفال دینی اور دنیاوی تعلیم پا سکیں چنانچہ ایک لڑکا فوراً فنڈ قایم ہوتے ہی ما یحتاج سے فارغ البال ہو کر تعلیم پانے میں مصروف ہو گیا ہو۔

پیارے بھائی نور الدین صاحب! این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند! بڑی خوشی اور خداوند خدا کے شکر کی بات ہو کہ پہلا پھل آپکو اور آپکی مبارک کمیٹی کو ملا ہو۔ میں امید رکھتا اور دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ صاحبوں کے عمدہ نمونے پر جگہہ جگہہ کوششیں ہوں اور ہر کہیں غریب عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت میں ترقی اور بہبود نظر آئے ✣

مہربانی فرما کر اپنی کمیٹی کے ممبروں کی فہرست اور زر چندہ دینیوالوں کی فہرست اور نام اُس طالب علم کا اور یہہ کہ وہ کس مدرسہ میں اور کیا پڑھیگا۔ اور کتنی مدت تک کے لئے بندوبست ہوا ہو۔ لکھ بھیجیں تاکہ درج اخبار ہووے۔ "جو مسکینوں پر ترس کھاتا ہو سو خداوند کو قرض دیتا ہو اور جو کچھ اُسنے دیا ہوگا وہ اُس سے بھر پایگا" ✣

(امثال ۱۹-۱۷-)

بندہ صفدر علی از بھنڈارہ ممالک متوسط

یاہداں شور اشوری یا ہدیں بے نمکی!

جناب نواب محسن الملک صاحب نے جو اسلام کے نئے فرقے کے رُکن رکین ہیں جس فرقہ کو عموماً لوگ نیچریہ کہتے ہیں۔ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۰ء کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں اپنے لکچر کے آخر میں یوں فرمایا تھا کہ "سر سید احمد صاحب نے ہم سے کبھی نہیں کہا کہ ہم عیسائیوں سے اسلئے ملیں کہ وہ حکمران ہیں۔ بلکہ ہم اُنسے اسطرح ملیں کہ جسطرح صاف دل مسلمانوں سے ملتے ہیں۔ کیونکہ عیسائی مذہب بھی خدا کیطرف سے ہو" (دیکھو اودھ اخبار مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۱ء) ✣

بخلاف اُسکے اُسی فرقہ کے ایک نامی گرامی ممبر حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب کی ایک تحریر میں ذیل کی عبارتیں درج ہیں جو علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۹ جون ۱۸۹۱ء میں شایع ہوئی ہو۔ "ہمکو اپنی دنیوی ترقی کے لئے ایک غیر قوم سے تعلیم حاصل کرنا یا مدد لینا کوئی خوشی کی بات نہیں ہو۔ بلکہ شرم اور ذلت کی بات ہو۔ مشنری سیڈیوں کے سبب سے جو بڑا اثر ظاہر ہوا ہو وہ بالکل صحیح ہو۔ نیچری (لوگ) اپنی اولاد کا مر جانا بدرجہا بہتر جانتے بہ نسبت اسکے کہ وہ اولاد نعوذ باللہ عیسائی ہو جائے" ✣

بہ ہیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا؟

راقم ایک سید عیسائی

پٹیالہ میں خداوند کا کام

بڑی خوشی کا مقام ہو کہ پٹیالہ میں بھی جو ایک بڑی ریاست دار الخلافہ ہو انجیل کی بشارت دیجاتی ہو۔ اور بہت لوگوں کو بپتسمہ بھی مل چکا ہو ✣

اوّل ہی اوّل میجر جیکب صاحب بہادر افسر نہر کے ذریعہ سے جو ایک سرگرم اور نہایت دیندار مسیحی ہیں جنکا عقیدہ پلایموتہ برادرین کا ہو کام شروع ہوا۔ صاحب موصوف کیطرف سے بابو چندا سنگھ نامی ایک عیسائی مناد مقرر ہوئے۔ جنہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اور بہتوں کو بپتسمہ دیا۔ اور اُن کا کام رونق پر تھا ✣

اسکے بعد میتھوڈسٹ مشن کی طرف سے کئی ایک بھائی پٹیالہ میں کام کرنے کے واسطے پادری آسبرن صاحب کی طرف سے بھیجے گئے۔ جنہوں نے کئی جگہہ مدرسے قایم کئے اور بڑی محنت اور کوشش سے کام کیا۔ اور انکی کئی جگہوں میں اُنکی طرف سے کام جاری ہو۔ پادری

انتون دت صاحب اور اُنکے ماتحت محنت سے کام کرتے ہیں۔ لیکن یہہ معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو بپتسمہ دیا کہ نہیں*

اسکے بعد پادری سکاٹ صاحب متعلق ریفارمڈ مشن کیطرف سے سنا و بھیجے گئے جنہوں نے اپنا کام پٹیالہ میں شروع کیا اور اُنکی محنت سے کئی ایک عیسائی ہوئے۔ بلا مو تہہ پادرین کے عیسائیوں میں سے کئی اُنکی طرف آگئے اور اُنمیں شامل ہوگئے ؛؛ اول میں مسٹر بیلی رام اور چھوٹا سنگھ کام کرتے تھے۔ لیکن تھوڑے دنوں سے بابو بلدیو سہائے جو گوجرانوالہ امریکن مشن کے متعلق کام کرتے تھے۔ سکاٹ صاحب کیطرف سے یہاں بھیجے گئے ہیں۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس مشن کیطرف سے ایک گرجا بھی بن رہا ہے۔ اور یہہ بھائی بخوبی محنت کر رہے ہیں۔ لیکن ایک بات بڑے افسوس کی ہے کہ آجکل مسٹر بیلی رام اور چھوٹا سنگھ کے برخلاف توہین مذہب کی نالش عدالت پٹیالہ میں جاری ہے۔ جو ایک سکھ نے کی ہے ؛؛ اُمید ہے کہ یہہ بھائی دانائی سے اپنا کام کرینگے۔ اور ایسی چال نہ چلینگے کہ جس سے اُنکے کام میں خلل واقع ہو۔ جہانتک کہ میں نے سُنا ہے اس مقدمہ میں وہ بری ہیں اُنہوں نے کسی قسم کی توہین نہیں کی۔ لیکن غیر قوم تو ناحق عیسائیوں کے دشمن ہوکر انکو بدنام کرنا چاہتے ہیں ؛؛ اُمید ہے کہ عدالت پٹیالہ بڑی دانائی سے اس مقدمہ کا فیصلہ دیگی*

ایک امر نہایت قابل افسوس ہے جسکا ذکر اگرچہ مجھکو اس موقعہ پر مناسب معلوم نہیں ہوتا پھر بھی اُن بھائیوں کو جتلانے کیواسطے کچھ ذکر کرنا بہتر ہوگا۔ وہ یہہ ہے کہ یہہ تین فرقے جو پٹیالہ میں کام کرتے ہیں آپس میں میل جول نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ یہہ امر اُنکی ترقی کے روکنے میں بڑا کام دیتا ہے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ آخر کو شاید اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو۔ اگرچہ یہہ بھائی مختلف سوسٹیوں کیطرف سے کام کرتے ہیں۔ مگر انکو واجب ہے کہ اپنے خداوند کے کام میں ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہوں۔ کیونکہ انجیل کی تعلیم یہہ سکھلاتی ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ نہ کہ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرو۔ اور ایسی جگہہ میں جیسا کہ پٹیالہ ہے انکو خاصکر مل جل کر کام کرنے سے بہت فایدہ ہوگا بہ نسبت اسکے کہ وہ ایک دوسرے سے مخالفت کریں۔ میں تو ان سب بھائیوں کو دوستانہ رائے دیتا ہوں۔ کہ آپس میں مسیحی محبت سے ایک دوسرے کو پیار کریں۔ اور محبت کی راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھیں*

راقم (پادری) جیمل سنگھ از پٹیالہ

انتخاب اخبارات

ڈاکٹر پینٹیکوسٹ صاحب شملہ میں بقول کوکب ہند انگریزوں کے لئے بہت محنت کرتے ہیں۔ حال میں کتنے صاحبوں نے درخواست کی۔ کہ ہمارے شک و شبہے رفع کیجئے کیونکہ ہمارے نزدیک دین عیسوی کے معجزے آجکل کے علوم کے خلاف ہیں ؛؛ یہہ لوگ مسیح کے مجسم ہونے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا ثبوت کافی نہیں سمجھتے ڈاکٹر پینٹیکوسٹ صاحب نے اُنکی درخواست منظور کی۔ اور چھہ روز برابر شام کیوقت ان باتوں کا فیصلہ کرینگے ؛؛ بعض آدمی تعلیم و نصیحت مان سکتے ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں جنہوں نے کسی گناہ آلودہ طریقہ کو اختیار کر رکھا ہے۔ وہ دین عیسوی کی سچائی سے قایل نہیں ہونا چاہتے ہیں۔ تو بھی خدا کی بڑی رحمت سے انپر بھی روح پاک کی قایل کرنیوالی قوت آتی۔ اور اُنکو کسی ایسے عذاب میں مبتلا کرتی کہ انہیں رات دن چین نہیں پڑتا ہو تو تسلیم دینا مناسب ہے ؛؛ بہتیرے لوگوں کو واجبی تعلیم نہیں ملی اور انجیل کی باریک اور دقیق باتوں کے مطالب نہیں سمجھتے ہیں جب اُنکے شک رفع ہوجاتے۔ تو وہ فوراً دل و جان سے خداوند کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ؛؛ دو چار روز کا ذکر ہے کہ ریلوے کے ایک اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار نے اپنے کو خدا کا گنہگار پہچانکر توبہ کی۔ اور جب انہوں نے جانا۔ کہ خداوند مجھے اپنی خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ تو فوراً راہ راست پر آئے اور حقیقی دیندار بن گئے۔ اور اب وہ مسیح کے نام اور کام سے کبھی نہیں شرماتے۔ اور انکی میم صاحبہ بھی ایک دیندار مسیحی ہوگئی ہیں*

بعض ہندوستانی اخبارات جو ہندو اور مسلمانوں کے روز افزوں باہمی عناد و فساد کا الزام گورنمنٹ انگلشیہ کے سر تھوپتے اور پبلک میں یہہ غلط خیال پھیلاتے ہیں کہ سرکار کا منشا ہے کہ یہہ دونوں اقوام آپسمیں کٹیں مریں اور اس باہمی پھوٹ سے سرکار اپنے لئے ناجایز فوائد حاصل کرے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں ؛؛ اگرچہ ہر دو مذاہب کے اصول و قوانین مذہبی کچھ ایسے ہیں کہ اگر ہر دو فریقین خاطر خواہ عملدرآمد کریں تو ممکن نہیں کہ وہ ایک ہی مقام اور شہر میں برادرانہ محبت و الفت کے ساتھ صلح و سلامتی سے بسر کر سکیں۔ مگر آج کل ہندوستان کی دونوں قوموں کے درمیان اسقدر روح فساد پھیلی ہوئی ہے کہ ایک ذرہ سی تحریک یا اشارہ پانے پر جہلک طور سے کہیں نہ کہیں اپنا اظہار کئے بغیر ہرگز نہیں رہتی ؛؛ گو ہمعصر صفی کلکتہ درست لکھتا ہے کہ "ریفارمران ملک اتفاق کے نتایج و فوائد ہرچند ملک کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں لیکن بڑے افسوس کا مقام [illegible] ملکی بھائی طلق

اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کو ئمبٹور اور ٹوٹی کارن اضلاع دکن کے واقعات جو ابھی ابھی ظہور میں آئے ہیں کچھ ایسے شرمناک ہیں جنپر ہمکو مجبور ہو کر یہہ ریمارک کرنا پڑا ہی۔ کہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ہرگز مادہ اتفاق ترقی نہیں کر سکتا۔ ہنگامہ اور لڑائی کا سبب ان مذہبی میلہ اور مذہبی چھیڑ چھاڑ قایم کیا گیا ہی۔ اکثر ایسے ہی موقعوں پر لڑائیاں ہوا کرتی ہیں۔ کو ئمبٹور میں کسی مذہبی روک تھام کی بدولت ہندوؤں نے مسلمانوں پر نہایت ہی بیہودہ حملہ کیا ہی۔ مسجدوں میں گھسکر اُن کے اسباب کا برباد کرنا۔ قران کو پھاڑ ڈالنا۔ قبروں کا کھود ڈالنا۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں گھس کے اُنکی عورتوں کو بےعزت کرنا۔ ایسا بیہودہ اور قابل شرم واقعہ ہی جس کو کوئی صلح کل دماغ ہرگز عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ مذہبی روک تھام کیا تھی؟ یہہ کہ کسی تیوہار پر ہندو لوگ شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے سوانگ نکالتے اور راستہ میں چلنے والوں کو کلمات فحش سے اس تقریب پر مخاطب کیا کرتے ہیں مسلمانوں نے پہلے تو دوستانہ انکو باز رکھنا چاہا۔ جب ہندو اسپر راضی نہ ہوئے تو وہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت حکام کے ذریعہ سے اس قبیح رسم کے ترک کرائے جانے کے مستدعی ہوئے۔ پھر کیا تھا۔ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ اچھا ہاتھ لگا۔ میلہ تو ہونیکو تھا ہی۔ اس سوانگ کے ساتھ ہی ہندو بھائی مسلمانوں پر حملہ کر بیٹھے۔ تحصیلدار بلوہ فرو کرنے کی غرض سے وہاں گیا۔ لیکن اسپر بھی سنگباریاں ہوئیں۔ لیجئے گورنمنٹ پر بھی اس مذہبی اوٹ میں آکر چوٹ کر بیٹھے آیندہ سزائیں جو ہونگی انپر نا عاقبت اندیش دماغ۔ اور یا وہ گو اخبارات اعتراض کرنیکو مستعد ہو جائینگے۔ کہ یہہ مذہبی ہنگامہ تھا۔ اسکے لئے سخت سزا کا حکم سنایا جانا زیبا نہ تھا۔ گورنمنٹ ہند نے ہندوؤں پر ظلم کیا۔ گورنمنٹ مذہبی د[illegible] ہی۔ غرض اسی قسم کے جہل

اعتراضات ہونگے۔ لیکن اگر غور سے کام لیا جائے تو مفسدین جبتک سزائے سخت جھیلنے کو مجبور نہ کئے جائینگے اسوقت تک ملک میں امن کا قایم ہونا دشوار ہی۔

مہذب ناقل ہی کہ لکھنؤ میں بالفعل سناتن دھرم سبھائی کوششوں سے آریہ سماج اصول کو نہایت صدمہ پہنچا ہی۔ جو خیالات آریہ سماجیوں نے جاہل اور [illegible] بیخبر ہندو نوجوانوں کے ذہن میں پیدا کر دیئے تھے۔ وہ اُدھر چار ہی روز کی کوشش میں غلط ثابت ہو گئے۔ اور اکثروں نے اعتراف کیا کہ ہم صرف مغالطہ میں ڈالدیئے گئے تھے۔

داناپور ضلع پٹنہ کے ڈاکٹر گنگا دین نے ایک کتاب چھپوائی تھی جو فحش سمجھی گئی۔ اسکو مجسٹریٹ نے سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور کتابوں کے جلا دینے کا حکم کیا اپیل پر پٹنہ کے جج نے اسی حکم کو بحال رکھا۔ مسٹر اوڈورف نے ہائیکورٹ میں یہہ عذر کیا کہ کوئی مذہبی کتاب بھی فحش باتوں سے خالی نہیں ہوتی۔ عدالت نے اس کتاب کے مذہبی ہونے سے انکار کیا۔ آخرش یہہ حکم دیا گیا کہ مجسٹریٹ کے پاس مقدمہ دوبارہ تحقیقات کو بھیجا جائے اور کتاب کے جلائے جانے کی ممانعت کا حکم نہیں دیا گیا۔ گوہر آصفی

امرتسر کی خبر ہی کہ ہیضہ شہر میں داخل ہو گیا ہی دو نوجوان بچاری ایک ہی گھر کے اسکی نذر ہوئے۔ حکام ضلع اسکے دفعیہ میں ساعی ہیں۔ کوچہ جھونوالہ میں لبھداس کے گھر ایک ہی وقت ایک لڑکا اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ کٹرہ گھنیاں میں مسماۃ بدھی اپنی سسرال سے ناراض ہو کر افیون کھا کر مر گئی۔ تالاب کول سر پر چھمد کا لڑکا نہاتا ہوا ڈوب کر مر گیا۔ مسماۃ رونڑی اپنے گھر والو سے ناراض ہو کر بالاخانہ سے گر کر مر گئی۔

تھوڑے دن ہوئے مدراس میں ہڈی کی کھاد کا تجربہ کیا گیا۔ ایک بیگہہ کھیت میں ۴ من ہڈی کی پانس ڈالی گئی۔ اسکے قریب دو بیگھے معمولی دستور پر بٹے گئے۔ بے پانس کے دو بیگھوں میں صرف اٹھارہ من غلہ اور پندرہ من بھوسہ پیدا ہوا۔ لیکن اُس ایک بیگھہ سے جسمیں ہڈی کی کھاد ڈالی گئی تھی قریب ۲۳ من غلہ اور ۳۰ من بھوسہ حاصل ہوا۔ یعنی پیداوار میں فی سیکڑہ ۴۰ من ترقی ہوئی۔ ہڈی کے کھاد سے جوار کی کھیتی میں بھی فی بیگھہ قریب ڈیڑھ من جوار زیادہ پیدا ہوئی ہی۔

نراین گنج ضلع ڈھاکہ میں ایک عورت کے لڑکا پیدا ہوا۔ اتفاقاً لڑکا اُسی روز مر گیا۔ اُس عورت نے اپنے ایک پڑوسی کے تین دن کے لڑکے کو چرا لیا۔ اور اپنا لڑکا بیان کر کے پالنا شروع کیا۔ لڑکے کی اصلی ماں نے اُسپر مقدمہ دایر کیا ہی۔ دیکھئے اس مقدمہ میں سلیمانی حکمت کام میں لائی جاتی ہی۔ یا اور کسی صورت سے فیصلہ ہوتا ہی۔

ہمعصر مخزن مسیحی مرحوم پادری جان نیوٹن صاحب ڈی ڈی سینئر مشنری لاہور کی یادگار قایم کرنے کے بارہ میں ہندوستان کی مسیحی جماعتوں سے درخواست کرتا اور لکھتا ہی کہ "بہت اشخاص کسی نہ کسی طریقہ میں مسٹر نیوٹن کی نسبت اپنی محبت کو ظاہر کرنیکے خواہاں ہونگے۔ وہ لاہور کی کلیسیا کے ساتھ اسقدر موافقت رکھتے تھے۔ اور اتنے برسوں تک اُسکی خدمت کی ہی کہ ۴ ہزار روپیہ کا ایک فنڈ قایم کرنیکے لئے پروپوز کیا گیا ہی تاکہ ایک بہت ضروری عمارت چرچ بلڈنگ کے سوا بنائی جائے اور اسمیں ایک لوح بطور مسٹر نیوٹن کی یادگار نصب کیجائے۔ ہم ہر ایک مناسب طریقہ میں ایسے لوگوں کی یادگار قایم رکھنے میں اچھا کرتے ہیں۔ ہم یہہ بتلاتے ہیں کہ سنڈ ہند کی ہر ایک کلیسیا اس کام کے لئے لاہور کی کلیسیا کو نذر سخاوت بھیجے۔ کچھ شک نہیں کہ لاہور کے مشن فورس اس چندہ کو جو اس مقصد کے لئے بھیجا جائے قبول کرینگے"۔

بقول لٹن گزٹ آریہ منبر کا لاہور کی یہہ رائے

ہوکہ وید کی سچائی تمام ملک امریکہ میں پھیلانے کے لئے کوشش بلیغ لازم ہو۔ جسطرح مسلمان اپنے واعظ اُس ملک کو بھیجنے والے ہیں اُسیطرح آریہ سماج کیطرف سے اپدیشک جو انگریزی زبان جانتے ہوں روانہ کریں تاکہ وید کے مذہب کو ترقی دیں ؞ (نور افشاں) مسلمانوں اور آریوں سے پوچھنا چاہیئے :۔ **شعر** تو کار زمین را نکو ساختی ؞ کہ با آسمان نیز پرداختی ۔ پہلے اپنے کو تب ہندوستان کو سدھارو پھر امریکہ کا قصد کرنا ؞

مہذب ناقل ہو کہ بمقام لکھنؤ عباس کی درگاہ میں ایک سخت بلوہ ہوا ۔ پندرہ آدمی زخمی ہوئے جنہیں دو کے بچنے کی اُمید نہیں ۔ ایک طرف چار آدمی تھے جو دوسرے محلہ کے ہیں ۔ انکے مقابل ۳۰ آدمی بیان کئے جاتے ہیں جو درگاہ کے باشندے ہیں ؞ درگاہ میں امیر مرزا خان کے بڑے بیٹے جو سالار جنگی خاندان سے ہیں رہتے اور وزیر خان وغیرہ سے رقابت کا مضمون تھا ۔ رات کو کچھ گلخپ ہوئی چپت چلی ۔ صبح کو جنگ کا سامان ہوا ؞ چار شخصوں میں سے ایک بڈھے کی جرأت کی تعریف کی جاتی ہو ۔ جس نے سب درگاہ والوں کو بھگا دیا ۔ پندرہ سولہ آدمی گرفتار ہوئے ہیں ؞

کلکتہ کے فساد مسجد کے متعلق جو مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں وہ چار حصوں میں بانٹے گئے ہیں ۔ وہ سب دورہ سپرد ہیں ۔ پہلے حصہ میں ۱۳ ملزم ہیں انکی پیشی ۳۰ جولائی کو ہوگی ۔ دوسرے حصہ میں ۲۰ ملزم ہیں وہ ۱۷ اگست کو پیش ہونگے ۔ تیسرے حصہ میں ۲۰ ہیں وہ پانچ ستمبر کو حاضر کئے جائینگے ۔ چوتھے حصہ میں ۳۰ ملزم ہیں انکا مقدمہ ۸ ستمبر کو سماعت کیا جائیگا ؞

سنہ ۹۰ء میں کُل دنیا کی آبادی حسب ذیل تھی

یورپ ۳۸۰۲۰۰۰۰۰ ۔ ایشیا ۸۵۰۰۰۰۰۰۰ ۔ افریقہ ۱۲۷۰۰۰۰۰۰ ۔ اسٹریلیا ۴۷۲۰۰۰۰ ۔ شمالی امریکہ ۸۹۲۵۰۰۰۰ ۔ جنوبی امریکہ ۳۶۴۲۰۰۰۰ ۔ کل میزان ۱۵۸۷۹۰۰۰۰۰

ٹوٹی کارن سے آٹھ عرب کالی کٹ کو جارہے تھے ۔ ہندوؤں کی ایک جماعت نے جسمیں سو آدمی ہونگے اُنپر حملہ کیا ۔ ایک برہمن دیہاتی مجسٹریٹ بھی مفسدوں کے ساتھ تھا ۔ تین عرب مارڈالے گئے ۔ پانچ زخمی ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں ؞ کوئمبٹور کے سشن جج نے ۶ کو پانچ پانچ برس اور ۱۲ کو چھ چھ مہینے کی قید بامحنت کی سزا دی ؞

بنگال میں گورنمنٹ نے یہہ تجویز کی ہو کہ کل ہائی سکول موقوف کر دیئے جائیں ۔ یہہ کہنا فضول ہو کہ یہہ بنگالیوں پر غصہ آ گیا ہو اور انکی اس بات کا جواب ہو کہ ہم تعلیم یافتہ ہیں ۔ اگر تعلیم یافتہ ہو تو اب محکمہ تعلیم کو سنبھال لو ۔ اخبار عام کہتا ہو کہ ہمکو بھی یہہ خوف پیدا ہو گیا ہو کہ کہیں یہہ وبا رفتہ رفتہ ہم تک نہ پہنچ جائے لیکن ہمیں بیشتر اسباب کا اقبال ہو کہ ہم ابھی لاکھوں برس تک تعلیم یافتہ نہیں ہو سکتے (جبتک روحانی تعلیم حاصل نہ ہو) کیا فایدہ ہم تعلیم یافتہ ہوکر اپنے پیر میں کلہاڑی ماریں ۔ اب بنگالیوں کو اپنی حرکت پر افسوس ہوگا ؞ لیکن خود کردہ را چہ علاج ؞ **شعر**

گل دگلشن کا گلہ بلبل خوش لہجہ نکر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن کے پوسٹ آفس میں کلرک عورتوں کی تنخواہ ۵۰ ۔ ۷ روپیہ سے ۲۰۰ تک ہو ۔ ڈاکخانہ مذکور میں زنانہ کلرکوں کی تعداد سات سو بیان کیجاتی ہو ؞

انگلستان میں روس کے یہودی بکثرت چلے آرہے ہیں ۔ وہاں کے لوگ چندہ کرتے اور انہیں انگریزی نوآبادیوں میں بساتے ہیں ۔ امریکہ کو بھی بکثرت یہودی جارہے ہیں ؞

روس نے امیر بخارا کو سینٹ پٹرزبرگ میں قیام پذیر ہونیکی اجازت دیدی ہو ۔ انکی غیر حاضری میں اُنکے ملک کا انتظام درحقیقت روس کی تحویل میں ہوگا ؞

یمن میں سلطان روم کے خلاف ۱۵ ہزار باغی سرکش ہوئے ہیں ۔ ترکی فوج مغلوب ہوگئی ۔ باغی ابتک فاتح ہیں ۔ یہہ قوم اسیر کہلاتی ہے اور مذہب انکا اہل حدیث ہو ؞

ملک جرمنی میں از روئے قانون کم سن لڑکوں کے لئے تمباکو پینے کی ممانعت ہو ۔ بعض حکمار یورپ کی رائے ہو کہ یہہ چیز آنکھوں کے لئے بہت مضر ہو ؞

ہندوستانی اخبار لکھتا ہو کہ علاوہ شہنشاہ اور قیصر جرمن کے پرنس آف ویلز کے منجھلے صاحبزادے بھی ہندوستان کو آنیوالے ہیں اور اُنکے ساتھ لارڈ ڈنیسڈون کے بھائی اور بہن ہونگے ؞

پروفیسر گارڈنر صاحب نے ہندوستانی بولی سیکھ لی ہو ۔ اور خوب بولتے ہیں ۔ بلکہ جناب نے سب لوگوں کے سامنے بول کے دکھا دی مہذب لکھتا ہو کہ ہمیں شک ہو کہیں یہہ بولی اُنکے حرکات وسکنات پر اپنے دیگر اثار مترتب نہ کرے ؞

ملک چین میں اگرچہ ۱۲۵۹ مشنری صاحبان اور ۳۷۲۸۷ دیسی عیسائی ہیں ۔ تاہم وہاں کے عام باشندوں کی وحشت ونفرت مسیحی مذہب کی نسبت ہنوز قائم ہو ؞

جاپان میں ولیعہد روس پر جسوقت حملہ ہونیکی خبر مشہور ہوئی ۵ ہزار شرفا مزاج پرسی کو اُنکے مکان پر آئے ۔ دس ہزار تاربرقیاں مختلف اطراف سے موصول ہوئیں ۔ اور آٹھ سو خطوط آئے جنمیں مزاج پُرسی کی گئی ؞

مِس بکٹ صاحبہ جو آسٹریلیا سے سیلون میں آکر بودھ مذہب اختیار کیا تھا ۔ اور وہاں کے بودھ زنانہ

کی پرنسپل مقرر ہوئیں تھیں ۲۶ جون کو اپنے احاطے کے کنوئیں میں مردہ پائی گئیں +

مسٹر کوئیلم اور اُنکے فرزند دلبند بڑے انعام و اکرام اور خطاب والقاب حاصل کر کے قسطنطنیہ سے واپس آئے ۔ مسلمان ہونے کا ثمرہ اسی دنیا میں مل گیا ۔ اور کیا چاہئے تھا +

انگلشمین کو پرائیویٹ تار برقی سے معلوم ہوا ہو کہ یمن کا غدر فرو کرنے کے لئے دس ہزار ترکی فوج شام سے روانہ ہوئی ہو ۔ لیکن قسطنطنیہ کا اخبار تین ہی ہزار بتلاتا ہو +

حضور وایسرائے کو بدھ کے روز شملہ یونائیٹڈ سروس کلب نے ضیافت دی ۔ اپنی صحت کے جام کے جواب میں صاحب ممدوح نے اپنے استعفا دینے کی افواہ کی تردید کی +

ہندوستان میں سلسلہ ریلوے کا آغاز ۱۸۵۳ء میں ہوا ۔ اس ۴۷ برس کے عرصہ میں ۱۲ ہزار ۲ سو ۹۲ میل ریلوے ہندوستان میں جاری ہوئی ۔ اسپر دو ارب ۱۲ کروڑ ۵۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ۔ خالص سالانہ بچت ۱۰ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ ہو +

جنوبی ہند میں تجویز ہو کہ جو شخص بیوہ سے شادی کرے اُسکو کچھ انعام دینے کا انتظام کیا جائے ۔ شادی بیوگان کے لئے ہر طرح کوشش کرنا خیر خواہان ملک کا فرض ہو +

صاحب گورنر بمبئی نے بقول تہذیب واں کے پاگلخانوں کے لئے تصویریں کتابیں اخبارات اور آلات موسیقی خریدنے کا خرچ منظور فرمایا کہ پاگل ان چیزوں سے تفریح حاصل کریں ۔ ایسا نہو کہیں سب کو توڑ پھوڑ پھینکیں +

ٹونک کا اخبار لکھتا ہو کہ گذشتہ شنبہ کو ایک بھاری ثار اثاقب جسکی روشنی پورے چاند کو مانند کرتی تھی جب وہ زمین پر گرا تو اسکی آواز مثل توپ کے سُنائی دی +

مرزاپور کے صاحب سشن جج نے واں کے اخبار کچہری سماچار کے ایڈیٹر مادھو پرشاد کو ایک لائیبل کے مقدمہ میں مجرم گردانکر تین ماہ قید اور اڑھائی سو روپیہ جرمانہ سزا دی +

بنگال کے لفٹنٹ گورنر صاحب تمام ضلع سکولوں کے موقوف کر دینے کا ارادہ کرتے ہیں صاحب ممدوح کا خیال ہو کہ پرائیویٹ سکول تعلیم کے لئے کافی ہیں +

شام بازار والی مسجد کا مقدمہ سشن میں بھیجا گیا ہو ۶ ۔ آدمی دورے سپرد ہوئے ۔ گوہر آصفی لکھتا ہو کہ ظاہرا کوئی قرینہ نہیں معلوم ہوتا کہ اُنکی رہائی ہوگی +

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہو کہ سنی پور کے مہاراجہ کی والدہ ہمشیرہ اور اہلیہ نے گورنر جنرل کی خدمت میں ایک عرضی دیسی زبان میں لکھی ہو جسمیں بعجز و انکسار درخواست کی ہو کہ گورنمنٹ انکو معاف کرے ۔ اور انپر رحم کرے +

شیخ میاں جان ساکن تالتلا جسنے ۹ جون کو اپنی بیوی صوبہ جان کو مار ڈالنا چاہا تھا ۔ ہائیکورٹ سے ۱۸ ماہ قید کا سزایاب ہوا +

اودھ کے راجہ امیر حسن خان بہادر صاحب تعلقدار محمود آباد نے اپنے صاحبزادہ کی رسم ختنہ پر قریب دس لاکھ روپیہ دعوتوں ناچ راگ رنگ میں صرف کر دیا +

ریوان کی رانیوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کی اجازت سے ڈاکٹر گولڈسمتھ صاحب کو بصلہ خدمات طبی دس ہزار روپیہ عطا کیا ۔ ریوان اور شملہ کے لوگ بھی ڈاکٹر صاحب کے دینے کے لئے روپیہ جمع کر رہے ہیں +

مہاراجہ میسور ولایت جانیکے لئے وکلمنی پنڈتوں کی اجازت و صلاح کے پابند ہیں اگر وہ منظوری عنایت کرینگے تو مہاراجہ صاحب ولایت کو جائینگے ۔ ورنہ نہیں ۔ اخراج ذات کا خوف ہو +

جون کی تیرہویں تاریخ کو بریلی میں ڈفرن ہسپتال کا بنیادی پتھر نصب کیا گیا ۔ راجہ جیکشن داس سی آئی ای کی تعریف ہمسے قع نہیں جنہوں نے اس شفاخانہ کے قایم رکھنے میں بڑی جانفشانی کی +

بنارس کا اخبار لکھتا ہو کہ ۔ یہاں پولیس شہر کے بدمعاش اور بدچلن اشخاص کی تلاش کر رہی ہو ۔ شاید یہہ حکم صاحب مجسٹریٹ کا ہو ۔ اور جسطرح لکھنؤ کے حکام نے واں کے شہدوں کو مقید کیا ہو یہاں بھی ہو +

لکھنؤ میں ایک امریکن ڈاکٹر آیا ہو جو اپنی دوائیں بیچنے کی غرض سے ایک نئی قسم کی گاڑی میں بیٹھ کر بازاروں میں لکچر دیتا ہوا گھومتا پھرتا ہو ۔ اسطرح اسکی دوائیں خوب بکتی ہیں +

لاہور کے مسٹر او برائن صاحب اسسٹنٹ کمشنر تپ محرقہ سے ۱۰ جون ۱۹۰۱ء کو انتقال کر گئے ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور نے انکے انتقال کی خبر سنتے ہی تعطیل کا حکم دیدیا ۔ رؤسا اور حکام کو اُنکی جوانمرگی کا ازحد افسوس ہو +

ہمارے معزز نامہ نگار رقمطراز ہیں کہ ڈاکٹر ای پرچنا پہلے بمبئی میں جو جنڈیالہ میں میونسپل کمیٹی کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں ۔ مبارک ہو +

ترنتارن میں پادری ای گلفورڈ صاحب میونسپل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ۔ میونسپل کمیٹی نے کوڑھیوں میں کام کرنے کے واسطے پادری گلفورڈ صاحب کو ایک مناو دیا ہو +

گورداسپور میں سخت گرمی پڑتی ہو ۔ رات کو ہوا سخت گرم چلتی ہو ۔ زمیندار بحالت اضطراب بارش کے منتظر ہیں ۔ لیکن بارش کے آثار کالعدم ہیں +

بقیہ مولود مقدس

۹۶ جا کر یہودیوں کو دی اُس شخص نے خبر وہ ہو یسوع جس نے یہہ کی رحم کی نظر
تب تو جھے وہ قتل مسیحا کی گھات پر جور و ستم کے واسطے بس باندھی کمر
الزام یہہ کہ سبت کو یہہ کام کیوں کیا
آرام چاہئے تھا بس آرام کیوں کیا ؎

۹۷ اُنکے جواب میں یہہ خداوند نے کہا۔ یعنی کہ کام کرتا ہو اب تک پدر میرا
ہاں میں بھی کام کرتا ہوں پھر اسمیں ڈر ہی کیا یہہ سُنکے تب یہود زیادہ ہوئے خفا۔
اُسنے نہ فقط سبت کو توڑا ہو آپ آہ ؎
کہتا ہو بلکہ وہ تو خدا کو بھی باپ آہ

۹۸ بولا مسیح آپ سے کرتا نہیں پسر۔ ہاں وہ جو کرتا دیکھتا ہو باپ کو مگر
جسطرح سے کہ کرتا ہو کام آپ کچھ پدر بیٹا بھی کرنے لگتا ہو اُس وضع و طرز پر
یہہ اس لئے کہ باپ کو بیٹا عزیز ہو
کرتا جو کچھ دکھاتا ہو ایسا عزیز ہو ؎

۹۹ اس سے بھی اب زیادہ دکھائیگا دیکھنا ہو جسکے دیکھتے ہی تعجب تمہیں بڑا
مُردوں کو باپ آپ اگر دیتا ہو جلا بیٹا بھی جسکو چاہے جلاتا ہو برملا
کرتا نہیں ہو باپ عدالت جہان کی
بیٹے کو دیدی آپ عدالت جہان کی

۱۰۰ بیٹے کی تاکہ عزت و تعظیم سب کریں کرتے ہیں جیسی باپ کی بیٹے کی اب کریں
سجدہ خدا سمجھ کے اُسے مثل رب کریں بیشک دعا کے ساتھ اعانت طلب کریں
کرتا نہیں جو بیٹے کی عزت جہان میں۔
کرتا نہیں وہ باپ کی حرمت جہان میں

۱۰۱ میرا کلام سُنکے جو ایمان لاتا ہو بھیجا ہو جسنے مجھکو اُسے مان جاتا ہو۔
ہاں زندگی ہمیشہ کی وہ شخص پاتا ہو اُسپر سزا کا حکم نہ زنہار آتا ہو ؎
اب وقت ہو کہ مُردے سب اعجاز سے جئیں
زندہ خدا کے بیٹے کی آواز سے جئیں ؎

۱۰۲ جیسے کہ باپ آپ میں رکھتا ہو زندگی بیٹے کو بھی یہہ باپ نے قدرت ہی بخشدی
رکھتا ہو اختیار پسر ایک اور بھی یعنی کرے وہ آپ عدالت ہر ایک کی
حیراں ہو کس لئے یہہ تعجب کی جا نہیں
کہتا ہوں راست راست شک اسمیں ذرا نہیں

۱۰۳ ساعت اب آئی ہو وہ قیامت کیواسطے مُردے اُٹھینگے جسمیں عدالت کے واسطے
نیکی جنہوں نے کی وہ مسرت کیواسطے بدکار حاضر آئینگے شامت کیواسطے
کہتا ہوں میں کہ کر نہیں سکتا کچھ آپ سے
کرتا ہوں پر وہ حکم جو سُنتا ہوں باپ سے

۱۰۴ میری درست کیوں نہ عدالت ہو واقعی اپنی رضا مجھے نہیں منظور ہو کبھی ؎
رہتی ہو بلکہ مد نظر مرضی باپ کی۔ بھیجا ہو جسنے مجھکو غرض اسکی ہو یہی
خود اپنے حق میں دوں میں گواہی تو حق نہیں
پر دوسرے گواہ پہ شک اک رتی نہیں

۱۰۵ یوحنا اصطباغی کو تمنے دیا پیام۔ مجھپر گواہی اسکی ہوئی روبروئے عام
لیکن مجھی گواہی انساں سے کیا ہو کام پر یہہ تمہارے واسطے خواہش ہو لاکلام
چھوٹیں گنہ تمہارے سزا سے نجات پاؤ
زندہ خدا کے ہاتھ سے نقد حیات پاؤ

۱۰۶ یوحنا جو کہ جلتا چمکتا چراغ تھا۔ ؎ خواہش تمہاری بھی کہ ہنوز سے پُرضیا
اس سے بھی بڑھکر اور میں رکھتا ہوں اک گواہ یعنی یہہ میرے کام جو کرتا ہوں دائما
ان کاموں ہی کو دیکھ لو مجھپر گواہی ہو
ساری گواہیوں سے جو بہتر گواہی ہو

۱۰۷ خود باپ جسنے بھیجا ہو مجھکو زمین پر دیتا ہو میرے حق میں گواہی تمام تر
آواز اُسکی تم تو نہیں سنتے ہو مگر صورت بھی اسکی دیکھی نہیں تمنے عمر بھر
رکھتے نہیں کلام خدا دل میں ہائے تم
ایمان اسکے بھیجے ہوئے پر نہ لائے تم

۱۰۸ کرتے ہو تم تلاش نوشتوں میں زندگی مجھپر گواہی دیتے ہیں ہر حال میں یہی
لیکن تمہارے دل کی یہہ خواہش نہیں کبھی مجھ پاس آکے پیاس بجھاؤ نجات کی
میں جانتا ہوں تم میں محبت نہیں ذرا
یعنی خدائے پاک کی اُلفت نہیں ذرا

۱۰۹ عزت جو آدمی سے ہو میں چاہتا نہیں۔ ایسے وقر کی مجھکو ہی پروا ذرا نہیں
آیا میں اپنے باپ کی جانب سے کیا نہیں لیکن قبول تم نے تو مجھکو کیا نہیں
عزت جو چاہتے ہو بشر کی طرف سے تم
باغی ہوئے ہو حق کے پسر کی طرف سے تم

(باقی آئندہ)

کارسپانڈنس

جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ سوالات مفصلہ ذیل بامید جواب ارسال خدمت ہیں۔ امید ہو کہ آنجناب براہ مہربانی ان سوالوں کا جواب اپنے اخبار فیض آثار میں درج فرما کر ممنون فرماوینگے۔ کیونکہ میرے آقا جناب پادری لارنس صاحب بہادر کے پاس آپ کا اخبار آتا ہو اکثر ملاحظہ کرتا ہوں صاحب من! میں متعصب آدمی نہیں ہوں آپ صاحبوں کی صحبت سے اثر ہمدردی دل پر منقش ہو گیا۔ کہ یہ ذات تنگ ادراک کا پہنچنا محال مگر تاہم چند امور ایسے مشہور طلب ہیں کہ بجز جواب باصواب کے دل تسلی پذیر نہیں ہوتا۔ سوالات حسب ذیل ہیں +

(۱) قصبہ نارووال میں کوٹھی مس صاحبان کے پاس ایک احاطہ عیسائی مہتروں کا ہو جس میں عرصہ دس بارہ روز تک اینٹ ڈھیلے وغیرہ رات کو پڑتے رہے جس سے ہر ایک کے دل میں ایک خدشہ سا پڑ گیا ہر چند رات کو چند آدمی پہرہ کے لئے بٹھلائے گئے مگر کسی آدمی ڈھیلے مارنے والے کا پتہ نہ ملا۔ میں ۷ جولائی کی شام کو کوٹھی مذکور میں بیٹھا ہوا تھا وہاں منشی پربھو دیال صاحب تشریف فرما ہوئے اور اس قصہ کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ اثنائے گفتگو میں منشی صاحب موصوف نے فرمایا کہ کوئی روح خواہ نیک ہو خواہ بد مجسم نہیں ہو سکتی سمجھے اور انکو فرصت جواب لینے دینے کی نہ تھی۔ اس لئے اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آیا روح کسی حالت میں مجسم ہو سکتی ہو یا نہیں؟

(۲) اور پھر منشی صاحب موصوف نے از خود فرمایا کہ مصنف قرآن نے خداوند یسوع کو کیسا اچھا لقب روح اللہ دیا ہو۔ مگر یہ لقب آں ذات بابرکات پر کسی طرح صادق نہیں آسکتا۔ آپ ہی فرمائیے کہ روح اللہ کا لقب مسیح پر صادق آسکتا ہو یا نہیں؟

(۳) میری عرض یہ ہو کہ نجات صرف ایمان ہی پر منحصر ہو یا بپتسمہ پر۔ اگر کسی شخص نے طمع دنیاوی کے لئے یا دیکھا دیکھی یا کسی اور وجہ سے بپتسمہ پالیا اور اسکا ایمان بالکل فاسد ہا بلکہ دل پر وہی کفر کی تاریکی بدستور رہی تو اسے نجات ملیگی یا نہیں اور اگر کسی شخص کا ایمان کامل ہو اور بپتسمہ نہیں پایا تو کیا وہ نجات کا مستحق ہو یا نہیں +

رقیمہ نیاز مفتی عطاء اللہ

سرکاری خبریں

ملک قطب الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع سیالکوٹ کو دو ماہ کی رعایتی رخصت تاریخ استعفاء سے عطا ہوئی +

کرنل سی ہیڈن صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کو دو ماہ و ۲۰ یوم کی رخصت رعایتی ۲۵ جولائی ۹۱ء یا اُس تاریخ سے جب مسٹر ٹے ولیم صاحب جو فی الحال بجائے کرنل ٹے ایس رابرٹ صاحب رخصتی کے طور ڈپٹی کمشنر جالندھر کام کرتے ہیں انہیں سبکدوش کریں۔ عطا کی گئی +

سردار بلونت سنگھ صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی کو دو ماہ کی رعایتی رخصت از ابتدائے ۱۲ جولائی ۹۱ء عطا کی گئی ہو +

لالہ جوتی لعل ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر منٹگمری کو رعایتی رخصت دو ماہ اور بیس یوم کی ۲۲ جولائی ۹۱ سے یا جس تاریخ کو دیوان نرائن ناتھ صاحب ایم اے اسسٹنٹ کمشنر ملتان انکو کام سے سبکدوش کریں عطا کی گئی ہو +

نیٹو کرسچن ایجوکیشنل فنڈ

ڈیرہ غازیخاں

فہرست زر چندہ بابت ماہ مارچ ۹۱ء برائے اطلاع ذیل میں درج ہو +

پادری اسحاق صاحب	/۴	ماہوار
بابو غلام قادر شاہ صاحب	/۲	"
مسٹر جوزف اسحاق	/۲	"
منشی میر عالم خان صاحب	/۱	"
بھائی صوبہ خاں	/۱	"
ڈاکٹر نجم الدین	/۲	"
ڈیوڈ ضیغم نجم الدین	/۱	"
بھائی جوزف پالک	/۱	"
بھائی ہیورام سنگھ	۲	

میزان کل عصہ

راقم احقر نجم الدین سکرٹری مشن ہسپتال ڈیرہ غازیخان

لودیانہ

جمعہ کے روز عید الضحیٰ بخیریت گذر گئی سرکاری انتظام پولیس گارڈ وغیرہ کا گذرگاہوں پر قایم ہونا قابل اطمینان تھا +

سُنا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی محمد حسین لاہوری کے درمیان جو لاہور سے یہاں تشریف لائے ہیں تحریری بحث مقدم الذکر صاحب کے دعاوی کی نسبت شروع ہو گئی ہو جسکا حال معلوم ہونے پر ناظرین کو مطلع کیا جائیگا +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا